بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم سہ شنبہ

۲۴ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ہش	۲۷ شوال ۱۳۶۵ ھ	۲۴ ستمبر ۱۹۴۶ء	نمبر ۲۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ ماہ تبوک۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ کھانسی اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

بھائی دین محمد صاحب محلہ دار البرکات شرقی جو موصی اور صحابی تھے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ کل بعد نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر جو کشمیر بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے تھے واپس آ گئے ہیں ؛

احرار کی غداریوں اور قوم فروشیوں کی نقاب کشائی

ایک گھر کے بھیدی کے ذریعہ

مسٹر مظہر علی صاحب اظہر جو احرار کے نفس ناطقہ سمجھے جاتے تھے۔ اور جنہیں بصد فخر وناز قائد احرار کہا جاتا تھا۔ اب یہ رونا روتے ہوئے کہ "جون کی چودہ تاریخ تک میں قائد احرار بھی تھا۔ اور وہ سب کچھ بھی تھا جو میرے لئے کہا جاتا تھا۔ مگر چودہ جون کے بعد میرے خلاف زبانیں کھلنے لگیں۔"

احرار کی ان غداریوں اور قوم فروشیوں کے چہرے سے آہستہ آہستہ نقاب ہٹانے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ جن کا ارتکاب آج تک وہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "زمزم" ۲۳ ستمبر میں انہوں نے اس سلسلہ کا پہلا مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں مسلم لیگ کے خلاف بالفاظ دیگر جمہور مسلمانان ہند کے خلاف احرار نے جن ریشہ دوانیوں اور فریب کاریوں کا ارتکاب کیا ان کا کسی قدر ذکر کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ احرار اس درجہ گر گئے کہ "عام انتخابات میں مسلم لیگ کو اکثر صوبوں میں نمایاں کامیابی ہوئی" اور "احرار کو انتخابی کشمکش کے بعد شکست فاش نے ایک نئے مسلک پر آمادہ کر دیا۔"

اس سلسلہ میں اظہر صاحب نے گھر کا بھیدی ہونے کا فرض نہائت عمدگی سے ادا کرتے ہوئے پہلی بات یہ بیان کی ہے کہ "میں نے احرار کو سمجھایا۔ کہ جس طرح دیول کانفرنس میں ہم غیر جانبدار رہے تھے۔ اب وزارتی مشن کے متعلق بھی ہمیں ایسی ہی روش قائم رکھنی چاہیئے۔" اور دلیل یہ دی کہ "ملت نے مسلم لیگ کو نمائندگی کی سند دی ہے۔ اب پاکستان مانگنا نہ مانگنا مسلم لیگ کا کام ہے۔۔۔ ہمیں پاکستان کی مخالفت کر کے مسلمانوں کو یہ سمجھنے اور کہنے کی گنجائش نہیں دینی چاہیئے۔ کہ انگریز اور ہندو کے پاس جا کر بھی ہم اپنی قوم کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور اس طرح اس کے حصول مقصد میں حائل ہوتے ہیں۔۔۔۔

انگریز اور ہندو سے جب معاملہ ہو رہا ہو۔ تو ہمیں اختلافی روش اختیار نہیں کرنی چاہیئے" کیسی معقول اور دور اندیشی پر مبنی دلیل تھی۔ لیکن احراری پارٹی پر اس کا کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ اور وہ حسب معمول ذاتی اغراض کی خاطر قوم اور ملت کے ساتھ غداری کرنے سے باز نہ رہ سکی۔ چنانچہ بالفاظ اظہر صاحب "مسلم لیگ اور پاکستان کے مخالف بضد تھے کہ اس وقت ڈٹ کر مخالفت کرنی چاہیئے" اور اس کی وجہ نہائت رازدارانہ طور پر اظہر صاحب کو خاص معتمد سمجھ کر جو بتائی گئی وہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے "مجھے ایک دوست نے علیحدہ لے جا کر کہا کہ پاکستان کی مخالفت کے ریزولیوشن کی تائید کرو تو وزارت مل جائیگی۔۔۔ پھر مجھ سے اسی دوست نے سوال کیا۔ کہ صاف صاف بتاؤ کانگرس کے حلف نامے پر دستخط کر کے وزارت لینے کو تیار ہو یا نہیں۔"

یہ تھی احرار کی جمہور مسلمانان ہند سے غداری کرنے کی اصل وجہ کہ کانگرس کے دستر خوان کے چند ریزوں کی خاطر وہ پاکستان کی مخالفت میں منہمک ہو گئے۔ اور اس طرح ملت فروشی کا ایک اور ثبوت مہیا کر دیا۔

دوسرا واقعہ اظہر صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ اس موقع پر انہوں نے ایک تجربہ کار انسان کے طور پر اپنے ساتھیوں کو ایک داؤ بھی بتایا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو ارشادات

(۱) ماہ اکتوبر میں ہر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ ستمبر کو مجلس علم وعرفان میں احباب جماعت کو ارشاد فرمایا کہ موجودہ پُر خطر ایام اور ہولناک مصائب کے دنوں میں ماہ اکتوبر ۱۹۴۶ء کی ہر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا جائے۔ اور بکثرت دعائیں کی جائیں۔ تا اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کو موجودہ خطرات سے محفوظ رکھے نیز حضور نے فرمایا۔ جن دوستوں کے فرضی روزے رہ گئے ہوں۔ وہ انہیں فرضی روزے بھی شمار کر سکتے ہیں۔ ضرورت یہ ہے کہ اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کی جائے ؛

(۲) احباب قادیان تبلیغ کے لئے ایک ماہ وقف کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱ ماہ تبوک کی مجلس علم وعرفان میں یہ ارشاد فرمایا۔ کہ قادیان کے احمدی احباب مرکز سلسلہ کو مضبوط کرنے کے لئے سال میں کم از کم ایک ماہ تبلیغ کے لئے ضرور وقف کریں۔ انہیں قادیان کے گرد ونواح کے چند دیہات میں ایک خاص سکیم کے ماتحت تبلیغ کے لئے بھیجا جائے گا۔ تمام احباب اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس جہاد میں شامل ہونے کے لئے اپنے نام پیش کریں ؛

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا ؛

جس میں احتیاط کا خاص پہلو مد نظر رکھا گیا تھا۔ لیکن جوش غداری میں ان کے ساتھیوں نے اس سے بھی فائدہ نہ اٹھایا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"میں نے یاد دلایا۔ کہ پاکستان کی مخالفت کا اس وقت تک فائدہ کوئی نہیں۔ جب تک ۴۵ فی صدی حقوق کا فیصلہ کانگرس اور ہندو سے قطعی طور پر منظور نہ کرالیا جائے۔ جب تک یہ کام نہ ہو جائے۔ پاکستان کی مخالفت کرکے مسلمانوں میں ایسی کشمکش جاری نہ کرنی چاہیئے۔" مطلب یہ کہ اظہر صاحب کو اس بات کا یقین نہ تھا۔ کہ کانگرس احرار کے ساتھ کئے ہوئے قول و اقرار پر قائم رہے گی۔ اور وہ یہ چاہتے تھے۔ کہ جمہور مسلمانوں سے غداری کا ٹیکہ اس وقت تک نہ لگوایا جائے۔ جبتک کہ کانگرس اور ہندوؤں سے اپنے مقصد کے حصول کے متعلق پورا پورا اطمینان نہ کرلیں لیکن ان کے جلد باز اور بے صبر ساتھیوں نے اس مشورہ کو بھی قابل اعتنا نہ سمجھا۔ اور وہ کانگرس کے زبانی وعدے سے مطمئن ہو کر پاکستان کی مخالفت پر تل گئے۔ چنانچہ بالفاظ اظہر صاحب "مجلس احرار کے کارکنوں نے ۴۵ فی صدی کا فارمولا قطعی طور پر منظور کرائے بغیر ہی وزارتی مشن کے روبرو اور جلسہ عام میں پاکستان کی مخالفت شروع کردی۔ ..... جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان آپس میں لڑتے رہے۔ اور غیر مسلموں کی بات وزارتی مشن نے قبول کرلی۔"

اسی سلسلے میں آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب وائسرائے ہند کانگرس کے دباؤ کے ماتحت مسلمانوں کے حقوق سے اغماض اختیار کر رہے تھے۔ تو "جمیعت العلماء مجلس احرار اور دوسری جماعتوں کے محترم راہنما کانگرس کی فتح اور مسلم لیگ کی شکست کو خندہ زیر دندان سے ملاحظ فرماتے رہے۔ اور یہ نہ سمجھ سکے۔ کہ جناح کی شکست کے ساتھ شیخ الہند اور امیر شریعت کی شکست بھی لازم ہے۔" اس قسم کے واقعات سے اظہر صاحب نے جو نتیجہ اب اخذ کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ

"مجھے امید نہیں تھی۔ کہ قوم پرور جماعتوں (مراد احرار) کے ذمہ دار ارکان اس حد تک جا چکے ہیں۔ کہ وہ بھی کانگرس کی طرح مسلم لیگ کو شکست دینے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ اور اس کے کان کانگرسی حکومت سے کٹواتے کٹواتے اپنی ناک کٹوانے سے بھی نہیں کتراتے۔" لیکن یہ نتیجہ ظاہر کرنے پر حق گوئی یا ملت کی ہمدردی نے انہیں مجبور نہیں کیا۔ بلکہ اسکی وجہ یہ ہوئی۔ کہ اظہر صاحب کے خلاف بقول ان کے اندر ہی اندر گفتگوئیں ہوئیں۔ اور فیصلے ہوئے کہ یہ کون ہے۔ جو کانگرس کے رویہ پر نکتہ چینی کرے۔ اس کو آئندہ اس قابل نہ رہنے دو۔ کہ یہ نکتہ چینی کر سکے۔" اگر یہاں تک نوبت نہ پہنچتی۔ تو آج بھی اظہر صاحب اسی تھیلی کے چٹے بٹے ہوتے۔ جس کے دوسرے احراری لیڈر۔ تاہم انہوں نے احرار کی غداریوں اور ملت فروشیوں کو ظاہر کرتے ہوئے جس جرأت کا اظہار کیا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ بشرطیکہ وہ اس پر قائم رہیں۔ اور احراری سیرت سے مجبور ہو کر کوئی اور پلٹا نہ کھا جائیں۔

تعلیم الاسلام کالج قادیان میں داخلہ

تھرڈ ائیر کلاس بی۔اے۔ بی۔ ایس سی میں داخلہ ۳۰ ستمبر سے شروع ہوگا۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔ مندرجہ ذیل فیس داخلہ کے وقت ادا کرنی ہوگی۔

مد	رقم
فیس داخلہ یا دوبارہ داخلہ فیس	۲ روپے
یونیورسٹی سالانہ	۳—۰—۰
فیس امتحانات سالانہ	۲—۰—۰
ہلال اصغر	۲—۰—۰
ضمانت لائبریری (Refundable)	۵—۰—۰
ماہانہ فیس بی۔اے۔ آرٹس	۱۰—۰—۰
" " " انٹر آرٹس	۱۱—۰—۰
" " بی۔ ایس۔ سی	۱۲—۰—۰

دیگر اخراجات:۔

مد	رقم
یونین فنڈ ماہانہ	۱—۰—۰
میڈیکل فیس ماہانہ	۰—۴—۰
ہلال اصغر (ماہانہ)	۰—۲—۰

نوٹ:۔ ماہانہ فیس گذشتہ ماہ مئی سے داخلہ کے وقت اکٹھی وصول کی جائیگی۔

ہوسٹل اخراجات و فیس:۔

مد	رقم
داخلہ یا دوبارہ داخلہ فیس	۱—۴—۰
رہائش (ڈارمٹری) ماہانہ	۲—۰—۰
رہائش (کیوبیکل) ماہانہ	۳—۰—۰
روشنی ماہانہ	۱—۸—۰
پنکھا (اگر استعمال ہو)	۴—۰—۰
ضمانت (Refundable)	۵—۰—۰
پیشگی خوراک "	۱۰—۰—۰

نوٹ:۔ خوراک خرچ تقریباً بیس روپے ماہوار ہوتا ہے۔

داخلہ کے وقت مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لانا ضروری ہوگا:۔

(ا) کالج میں داخل ہونے کے لئے والد کی تحریری اجازت۔
(ب) Provisional Certificate
(ج) Character Certificate
(د) بیرونی یونیورسٹیوں سے آنے والے طلباء کے لئے اپنی یونیورسٹی سے Migration Certificate لانا بھی ضروری ہوگا۔

مضامین:۔ کالج میں فی الحال مندرجہ ذیل مضامین بی۔اے و بی۔ ایس۔ سی میں پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے:۔ انگریزی۔ عربی۔ فارسی۔ سنسکرت۔ ریاضی (A & B)، اکنامکس۔ ہسٹری۔ فلاسفی۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ پولیٹیکل سائنس۔ اردو۔

جن طلباء نے اس کالج سے ایف۔اے ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کیا ہے۔ ان کے لئے انٹرویو کے لئے خود حاضر ہونا ضروری نہیں۔ فارم داخلہ بمعہ فیس آنے پر داخل کرلیا جائیگا۔ کمپارٹمنٹ میں آنے والے طلباء بھی تھرڈ ائیر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ فرسٹ ائیر میں داخل ہونے والے طلباء ۱۴ ستمبر سے دس روز تک لیٹ فیس ادا کرکے داخل ہو سکتے ہیں۔

مزید اطلاع حاصل کرنے کے لئے درخواست دینے پر Prospectus کی کاپی دفتر کالج سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

اضلاع یو۔پی میں تبلیغی دورہ

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ کو اضلاع یو۔پی میں تبلیغ کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ان کے دورہ کا پروگرام ذیل میں درج ہے۔ مقررہ تاریخوں کے مطابق جماعتیں اپنے اپنے ہاں لیکچروں اور ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کا انتظام کرکے تعاون فرمائیں:۔ ۲۶ تا ۳۰ ستمبر کانپور۔ یکم تا ۳ اکتوبر اکبر پور ۴ تا ۵ اکتوبر علی پور کھیڑہ۔ ۶ تا ۸ اکتوبر مین پوری۔ ۹ تا ۱۰ اکتوبر کرہل۔ ۱۱ تا ۱۲ اکتوبر اٹاوہ۔ ۱۳ تا ۱۴ اکتوبر سرسہ گنج۔ ۱۵ تا ۱۶ اکتوبر فیروز آباد۔ ۱۷ تا ۲۱ الہ آباد۔ ۲۲ تا ۲۴ اکتوبر بنارس۔ ۲۵ تا ۲۷ فیض آباد۔ ۲۸ تا ۳۱ گونڈہ بہرائچ وغیرہ۔ یکم تا ۷ نومبر لکھنؤ۔ ۸ تا ۹ نومبر رجیت پروا۔ ۱۰ تا ۱۵ جھانسی اندرا۔ سکرا۔ ۱۶ تا ۲۰ آگرہ۔ ۲۱ تا ۲۳ صالح نگر۔ ۲۴ تا ۲۶ سانڈھن۔ ۲۷ تا ۲۹ متھرا۔ ۳۰ تا ۴ دسمبر علی گڑھ۔ ۶ تا ۹ دسمبر میرٹھ۔ ۱۰ تا ۱۱ دسمبر مظفر نگر۔ ۱۲ تا ۱۶ دسمبر سہارنپور۔ نوٹ باقی مقامات شاہجہانپور۔ بریلی۔ رامپور۔ مراد آباد۔ بدایوں۔ چندوسی وغیرہ کا دورہ جنوری یا فروری ۱۹۴۷ء میں ہوگا جن کا پروگرام دورہ شروع ہونے سے قبل شائع کردیا جائیگا۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

لجنات اماء اللہ کے لئے ایک اعلان

عنقریب جلسہ سالانہ کا پروگرام بنایا جائیگا۔ پروگرام کے متعلق تمام لجنات اپنے مشورے بھجوائیں۔ نیز جو بہنیں اس میں حصہ لینا چاہتی ہیں۔ وہ ابھی سے اپنے نام بھجوا دیں۔ پروگرام شائع ہو جانے کے بعد تبدیلی کرنی مشکل ہوگی۔ (مریم صدیقہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ)

واقفین ڈرائیوروں کی ضرورت

ایسے ڈرائیوروں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جو اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اس کے لئے درخواستیں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں بھجوائی جائیں۔

(انچارج تحریک جدید)

فقہ اسلامی کا بنیادی فلسفہ

اسلام کیا ہے؟

خالق الاشیاء نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ یعنی یہ مخلوق اس لئے پیدا کی گئی۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنے۔ اور اسکے خزانوں کو ظاہر کرے یہ خزانے روحانیات سے تعلق رکھتے ہوں یا مادیات سے دونوں کا اظہار و افشاء مقصد قدرت ہے۔ لیکن ہر چیز کا حصول چند قواعد و اصول پر موقوف ہے۔ اس عالمگیر اصل کے ماتحت اس مقصد عظیم کی تحصیل و تکمیل کے لئے بھی ایک ضابطہ کامل کی ضرورت تھی۔ اس لئے اس کی حکمت باہرہ اس امر کی مقتضی ہوئی کہ وہ اپنی اس مخلوق میں سے ایسے افراد منتخب کرے۔ جو اسکے اور اسکی مخلوق کے درمیان سفارت کا کام دیں۔ اور اس کی مرضی سے انکو آگاہ کریں۔ اور انہیں بتائیں کہ وہ کونسے اصول و ضوابط ہیں جن پر عمل کر کے وہ اس مقصد عظیم کو حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی اصول و ضوابط اپنی مکمل شکل میں اسلام کے مختصر مگر خوبصورت نام کے ساتھ سرتاج الاصفیاء خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ دنیا میں نازل کئے گئے۔

اسلامی علوم کی قسمیں

انسانی ساخت میں جو حکمتیں مخفی تھیں ان کے پیش نظر اسلامی علوم کی دو قسمیں کی گئیں ایک قسم کا تعلق براہ راست انسان کی روح کے ساتھ ہے۔ جو اس کے علم و حکمت کا منبع ہے۔ اس قسم کا اصطلاحی نام علم باطنی ہے۔ ایمان یقین صفات الٰہی کی معرفت نبوت کی حقیقت اسی علم کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس کا دوسرا نام علم الکلام بھی ہے۔ صحیح علم حقیقی معرفت اور سچی بصیرت کا یہ مرکزی سرچشمہ ہے۔ اس سے آنکھیں بند کر کے انسان جہالت کی تاریکی اور ضلالت کی دلدل میں پھنسے بغیر نہیں رہ سکتا۔

علم الفقہ

دوسری قسم کا علم ظاہری کہلاتی ہے۔ اس کا تعلق انسان کی روح اور بدن دونوں سے ہے۔ بدن انسانی کا بقا بغیر علم اصول کو اپنائے بغیر ممکن نہیں۔ اور اگر اسکے ساتھ تقوےٰ بھی ہو تو روح کو بھی اس سے تر و تازگی نصیب ہوگی۔ اسی علم ظاہری کی تشریح و تفسیر علم الفقہ ہے۔ جسے علم الشرائع بھی کہتے ہیں۔ احکام شرعیہ جن کی بحث اس علم میں ہوتی ہے دو قسم کے ہیں معادی اور معاشی۔ معادی احکام کو عبادات کہا گیا ہے اور معاشی احکام کو معاملات سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ زندگی بجائے خود اہم ہے لیکن اخروی زندگی چونکہ اصل مقصد ہے اسلئے اسکے حصول و بقا کے لئے ایک ضابطہ حیات ترتیب دیا گیا۔ اسی ضابطہ حیات کا نام عبادات یا حقوق اللہ ہے۔ اسکی ایک مثال نماز ہے۔ یہ اخروی زندگی کے حصول و بقاء کا کیونکر ذریعہ ہے۔ یہ آپکو موجودہ علم الفقہ نہیں بتائے گا۔ اسے معلوم کرنا ہو تو علم الکلام کا مطالعہ کیجئے موجودہ علم الفقہ آپکو صرف یہ بتائیگا۔ کہ خدا نے اسے اخروی زندگی کے حصول و بقاء کا ذریعہ بتایا ہے اس لئے اس ذریعہ کو کسطرح مکمل شکل میں حاصل کیا جائے۔ اسکے لئے کچھ شرائط ہیں کچھ فرائض ہیں کچھ واجبات ہیں کچھ مستحبات۔ ان کے بغیر نماز مکمل نہ ہوگی۔ پھر ہر چیز کا حصول اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک اس کی ضد کو نہ اڑایا جائے۔ اس لئے ان باتوں کا بتانا بھی ضروری ہوا۔ جو مخالف نماز ہیں۔ پانی کے پلید یا پاک ہونے کی بحث۔ نواقض وضو کی بحث نواقض غسل کی بحث اور نماز کو توڑنے والے امور کا ذکر اسی غرض سے کیا جاتا ہے

احکام شرعیہ کا دوسرا حصہ معاملات کہلاتا ہے لیکن انہیں سے بھی بعض معاملات ایسے ہیں جنکا تعلق اخروی زندگی کے حصول و بقا سے بھی ہے۔ اور اس دنیوی زندگی کے حصول و بقاء سے بھی۔ گویا یہ من وجہ حقوق اللہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور من وجہ حقوق العباد سے اسے رابطہ ہے۔ اس حصہ کے احکام عموماً ایسے ہیں۔ جو انسان کی نوعی بقاء یا اس نوعی بقا کے ذرائع سے متعلق ہیں۔ نوعی بقا سے مراد یہ ہے کہ انسان کسطرح تا قیامت باقی رہ سکتا ہے۔ اسکے لئے نظام توالد و تناسل قائم کیا گیا۔ جس کے ماتحت نکاح و طلاق کے مسائل اور وراثت کی تفصیلات آتی ہیں۔ ایمان لیعنی قسموں کی بحث بھی اسی سے متعلق ہے۔ کیونکہ اس اعتبار سے کہ ان میں ذات باری تعالےٰ کی عظمت کا سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ حقوق اللہ سے متعلق ہیں۔ اور اس اعتبار سے کہ قسم کا تعلق کسی نہ کسی دنیوی معاملہ سے ہوتا ہے یہ حقوق العباد سے مربوط ہیں۔ غلاموں کی آزادی کے مسائل بھی اسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر اس نظام کے اضداد جو اس نظام کو توڑنے کا باعث بنتے ہیں۔ ان کی روک تھام کے لئے بھی احکام کی ضرورت تھی۔ زنا نظام توالد و تناسل کو بگاڑنے کا موجب تھا۔ اس لئے اسکے متعلق احکام بیان کئے گئے۔ اسی طرح غیر زانی کو زانی قرار دینے سے بھی اس نظام میں خلل پڑتا ہے۔ اسلئے اسکی روک تھام کے لئے حد قذف اور لعان کے مبحث قائم کئے گئے۔ قسم کے توڑنے سے جہاں الٰہی عظمت کی توہین کا اندیشہ ہوتا ہے۔ وہاں اعتماد اور انسان کی زبان کے وقار کا سوال بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ جو تمدنی زندگی کے نظام کا اہم اصل ہے۔ اسلئے اس کے توڑنے پر کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور اسکے احکام بیان کئے گئے۔ قتل بھی اس نظام کے مقصد کے منافی ہے۔ اس لئے قصاص کا اصول قائم کیا گیا۔

چار قسم کے معاملات

دنیا کے چلانے اور انسان کی شخصی بقاء سے تعلق رکھنے والے معاملات اصولاً چار قسموں میں منقسم ہیں۔ تجارت۔ ملازمت۔ زراعت۔ صنعت و حرفت چونکہ ہر ایک کی تفصیل تشریح اور اس سے متعلقہ احکام کی ضرورت تھی۔ اسلئے تجارت کی بحث کتاب البیوع کے عنوان کے ماتحت اور ملازمت کی بحث کتاب الاجارات کے عنوان کے ماتحت اور زراعت کی بحث کتاب المزارعۃ کے نام سے الگ الگ تفصیلاً بیان کی گئی۔ صنعت و حرفت من وجہٍ تجارت سے متعلق ہے۔ اور من وجہٍ اس کا تعلق ملازمت سے ہے۔ کیونکہ اگر رقم پہلے لے لی۔ اور بعد میں چیز بنا کر دی۔ تو یہ ایک قسم کا اجارہ ہوگا اور اگر چیز بنا کر اسے بازار میں فروخت کیا۔ تو یہ تجارت سے متعلق ہوگی۔ اس لئے اسکے کچھ احکام کتاب البیوع میں اور کچھ کتاب الاجارہ میں بیان ہوئے۔ پھر بعض انسان اپنی لالچی طبیعت کی بنا پر اس قسم کی حرکات بھی کرتے ہیں۔ جو اس نظام کے درہم برہم ہو جانے کا باعث ہیں۔ مثلاً غصب۔ سرقہ۔ ڈاکہ زنی۔ رہزنی۔ سود ناجائز نفع اندوزی۔ یہ سب حرکات مالی نظام کو متزلزل کرنے والی ہیں ان کی روک تھام کے احکام کو تفصیلاً بیان کیا گیا۔

انسانی تمدن کے اہم شعبے

پھر انسانی تمدن کے کچھ شعبے ایسے بھی ہیں جنکا تعلق انسانی اخلاق یا شریف جذبات سے ہے۔ اور لین دین کے معاملات میں انہیں اہم پوزیشن حاصل ہے۔ اس لئے ان کے لئے مستقل عنوان قائم کئے گئے۔ مثلاً کتاب الہبات کتاب الصدقات کتاب الہدایا۔ کتاب العاریۃ۔ کتاب الودیعۃ وغیرہ عنوانات کے ماتحت اسی قسم کے مسائل کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔

نظام خلافت

پھر یہ سارا نظام اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ ایک زبردست سیاست اسکی حمایت میں نہ ہو۔ اس لئے نظام خلافت و سلطنت کے اصول و ضوابط مرتب کئے گئے۔ اور حکم دیا گیا کہ جو لوگ قانون کے اندر رہتے ہوئے اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کرانا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے نظام قضا قائم کیا جائے اسکے ماتحت دعوے، شہادات۔ طریق ثبوت اور قضا کی ذمہ واریوں کے احکام بیان کئے گئے۔ جو لوگ اس طریق کو چھوڑ کر شورہ شر اور فتنہ و فساد پر آمادہ ہوئے۔ وہ سلطنت کے باغی قرار پائے۔ انکی بغاوت کو دبانے اور ان سے مناسب سلوک کرنے کے الگ احکام دیئے گئے۔ دفاعی طاقت کو قائم رکھنے، دشمن کے حملوں کا مقابلہ کرنے اور اپنے اصول کی نشر و اشاعت کے لئے جہاد کا حکم ہوا۔ اور اسکے احکام بیان ہوئے۔ فقہ میں کتاب الجہاد کا عنوان انہی احکام پر مشتمل ہے۔

چار اصولی عنوان

غرض اس ضابطہ حیات کی تفصیل و تشریح جسکی بنیاد، قرآن، سنت، حدیث۔ اجماع اور قیاس پر ہے فقہ کا وظیفہ عملی ہے۔ اور اسنے اس تفصیل و تشریح کو اسکی ساری وسعتوں کے باوجود چار اصولی عنوانوں میں تقسیم کیا ہے۔ عبادات جنکا زیادہ تر تعلق اخروی زندگی سے ہے۔ معاملات جنکا زیادہ تر تعلق انسان کی نوعی یا شخصی زندگی کے بقاء سے ہے عقوبات جنکا مقصد ان امور کی روک تھام ہے۔ جو نظام معاملات کو درہم برہم کرنے کا باعث بنتے رہتے ہوں۔ کفارات جنکا مقصد ان امور کی روک تھام ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں سے تعلق رکھنے والے بعض احکام کے خلاف ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ کفارات من وجہٍ عبادت ہیں اور من وجہٍ حق تلفی کی سزا۔ غرض یہ ضابطہ حیات ہے۔ جو انسان کی نجات حقیقی کے لئے نازل ہوا ہے۔

لنڈن مذاہب کانفرنس میں

محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد احمدیہ لنڈن کا لیکچر

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب)

وید انتا سوسائٹی لنڈن کے زیر اہتمام مختلف مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لئے ایک ہفتہ کا پروگرام ۲۵ سے ۳۱ اگست تک مرتب کیا گیا۔ اس سوسائٹی نے اسلام کی نمائندگی کے لئے محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد احمدیہ لنڈن اور مسٹر عبداللہ یوسف علی صاحب کو دعوت دی۔ چنانچہ ۳۱ اگست کی صبح کو ۱۱ بجے کے اجلاس میں محترم چوہدری صاحب نے لیکچر دیا۔ جو خدا تعالے کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔

آپ نے فرمایا کہ تمام مذاہب کی بنیاد اور حقیقت دراصل ایک ہی ہے۔ خدا تعالے کے تمام پیغامبر اس کی وحدت کا پیغام لیکر دنیا میں آتے رہے۔ اور اپنے زمانہ اور اپنی قوم کے حالات کے مطابق تربیت کرتے اور تعلیم دیتے رہے۔

خدا تعالے کے تمام انبیاء آدم علیہ السلام سے لیکر اب تک۔ ایک ہی سلک میں منسلک ہیں۔ ان تمام کا مشن اور مقصود ایک ہی تھا۔ اسی لئے اسلامی عقیدہ کی رو سے تمام گذشتہ انبیاءؑ کا ماننا فرض ہے۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت عیسیٰ حضرت کرشن حضرت بدھ اور دیگر انبیاء علیہم السلام خدا تعالے کے برگزیدہ تھے۔ اور اپنے اپنے وقتوں میں انہوں نے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ مگر چونکہ وہ تعلیمات ہمیشہ کے لئے نہ تھیں بلکہ وقتی تھیں۔ اور خدا تعالیٰ کا ان کے متعلق حفاظت کا وعدہ بھی نہ تھا۔ اسلئے مرور زمانہ سے ان میں تبدیلیاں اور خرابیاں پیدا ہونی شروع ہو گئیں...... آخر دنیا ایک ایسے مقام پر پہنچ گئی۔ کہ اسے ایک پلیٹ فارم پر لانا ضروری ہو گیا۔ تب خدا تعالے نے ان تمام تعلیمات کو جو مختلف زبانوں میں مختلف اقوام کی طرف بھیجی گئی تھیں۔ یکجا کر دیا۔ اور اس طرح حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالمگیر تعلیم دیکر رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور چونکہ یہ تعلیم کامل اور ہمیشہ کے لئے تھی۔ اس لئے اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اٹھایا اور یورپ کے متعصب مستشرقین بھی قرآن مجید کو محفوظ کتاب تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔

اس کے بعد اسلامی عبادات اور عقائد پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ انبیاء کا آنا دنیا کے لئے رحمت کا موجب ہے۔ اسی لئے ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ خدا تعالے کی اس رحمت کا نزول ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ نہ جاری رہے۔ خدا تعالے نے اس زمانہ میں بھی دنیا کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے اپنا نبی ہندوستان میں مبعوث فرمایا۔

اس کے بعد آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے کشوف و رویا کا ذکر فرمایا۔ الحمدللہ کہ حاضرین اس لیکچر سے بہت محظوظ ہوئے۔ لیکچر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ چنانچہ اسلامی تصوف اور اسلام کا اقتصادی نظام اور دیگر امور کے متعلق دلچسپ بحث جاری رہی۔ سوسائٹی نے محترم چوہدری صاحب کو دوپہر کے کھانے کی دعوت بھی دی۔ کھانے کے وقت بھی مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ خصوصاً حضرت مسیح علیہ السلام کی کشمیر میں طبعی موت کے متعلق سلسلہ کلام جاری رہا۔ جس سے سامعین بہت متاثر ہوئے۔

اس لیکچر کے بعد ایک دوست اور ان کی بیوی خاص طور پر محترم چوہدری صاحب سے ملے۔ اور خواہش ظاہر کی۔ کہ ہمیں اپنی جماعت میں شامل کرلیں۔ کیونکہ آپ کے پیش کردہ اسلامی اصول اور اعتقادات بہت پسندیدہ ہیں۔" محترم چوہدری صاحب نے انہیں کہا۔ جلدی کی ضرورت نہیں آپ کچھ اور معلومات حاصل کریں۔ اور اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ چنانچہ بعض امور پھر زبانی بھی انہیں بتائے۔ اور بعد میں لٹریچر بھی ارسال کر دیا۔ حاضرین میں سے لنڈن کے رہنے والوں کے علاوہ باہر سے بھی کچھ لوگ آئے تھے۔ لیکچر کے بعد ایک اور عیسائی

میر قاسم علیؓ اور مہاشہ دھرم بھکشو

(از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب)

مہاشہ صاحب:۔ میر صاحب! مجھ میں اور تم میں کیا فرق ہے؟ ہم دونوں اپنے اپنے مذہب کے مبلغ ہیں۔ دلائل دیتے ہیں۔ اور تقریریں کرتے ہیں۔

میر صاحب:۔ میرے اور تمہارے درمیان بعد المشرقین ہے۔

مہاشہ صاحب:۔ مثلاً؟

میر صاحب:۔ میں جو بیان کرتا ہوں۔ اس پر خود بھی ایمان رکھتا ہوں۔ میں حق کو خدا کی رضا کی خاطر پیش کرتا ہوں۔ میں جس خدا کو پیش کرتا ہوں۔ اس سے ذاتی تعلق بھی رکھتا ہوں۔ میں جو نجات پیش کرتا ہوں۔ اس کا خود بھی کچھ تجربہ کار ہوں۔ میں اپنے دلائل پر خود بھی انشراح رکھتا ہوں۔ میں ہار جیت۔ دھڑے بندی اور قومی طرفداری سے پاک ہوں اور صرف مخلوق کی خیرخواہی کے لئے یہ کام کرتا ہوں۔ میں ہر مناظرہ سے پہلے خدا سے دعا کرتا ہوں۔ اس کے آگے گڑگڑا کر اسی سے مدد مانگتا ہوں۔ اور جب کامیاب ہو جاتا ہوں۔ تو اسی کا شکر ادا کرتا ہوں۔

مہاشہ صاحب۔ یہ سب کچھ سہی۔ مگر آپ کے اعتقاد کے بموجب تو ہم بھی آخرکار جنت میں ہی پہنچ جائیں گے۔ رستے الگ الگ سہی منزل تو ایک ہی ہے۔

میر صاحب:۔ ٹھیک ہے۔ مگر یہ بھی تو سن لیجئے ؎

ایک تھی دونوں کی منزل۔ فرق پر رستوں کا تھا

شیخ سیدھا۔ گبر دوزخ ہو کے پہنچا خلد میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور مسلمان

موجودہ زمانہ پورے طور پر نبی کی بعثت کا مقتضی تھا۔ کیونکہ بیکسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست کا پورا پورا مصداق تھا۔ اللہ تعالے نے اس بیدینی اور فسق و فجور کے دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ لیکن حیرت ہے۔ خود مسلمان قوم کے زعما اور لیڈروں نے باوجود اس ضلالت و گمراہی کو تسلیم کرتے ہوئے اس مامور من اللہ کا انکار کیا۔ انہوں نے اس حقیقت کا اعتراف کیا۔ کہ مسلمانوں نے خدا کے صریح حکم کی خلاف ورزی کی اور مسلمانوں کی اجتماعی قوتیں تباہ ہو گئیں۔ اب یہ نوبت پہنچی ہے۔ کہ روئے زمین پر یہودیوں سے زیادہ قعر ذلت میں ہیں (زمیندار ۱۵ اپریل) اور مولانا ابوالکلام آزاد جیسے عالم کو بھی لکھنا پڑا۔ کہ "یہودیوں کی مغضوبیت۔ نصاریٰ کی ضلالت۔ ان میں سے کوئی نحوست اور ہلاکی ایسی نہیں ہے جو مسلمانوں پر نہ چھا چکی ہو۔ اور کوئی گمراہی نہیں جو اپنے کامل سے کامل اور شدید سے شدید درجہ تک اس امت میں نہ پھیل چکی ہو۔ اہل کتاب نے گمراہی کے جتنے قدم اٹھائے تھے۔ وہ گن گن کر مسلمانوں نے بھی اٹھائے۔ حتیٰ کہ لو دخلوا جحر ضب لدخلتموہ کا وقت گزر چکا۔ اور آج ہم اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہے ہیں" (تذکرہ صفحہ ۲۶۲)

لیکن حیرت ہے کہ باوجود اس کے کہ اس مرسل ربانی کا جو سر تا پا خدا تعالیٰ کے عشق میں گداز تھا۔ انکار کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مرسل ربانی کا مقصد حیات مسلمانوں کو صحیح معنوں میں مسلمان بنانا اور ان کی خرابیاں دور کر کے انہیں چشمۂ روحانی سے سیراب کرنا تھا۔ خوش نصیبوں نے اس پیام رحمت کو قبول کیا۔ اور دوبارہ زندگی حاصل کی۔ حضور موجودہ دور میں نبی کے مبعوث ہونے کی ضرورت بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں جب بنی اسرائیل میں دہریت اور بے ایمانی اور بدچلنی اور سنگدلی پھیل جاتی تھی۔ تو ایسے وقتوں میں وہ (یعنی انبیاء) ظہور کرتے تھے۔ اب کوئی سوچنے والا سوچے کہ جس حالت میں موسیٰ کی ایک محدود شریعت کے لئے جو زمین کی تمام طاقتوں کے لئے نہیں تھی اور نہ قیامت تک اس کا دامن پھیلا ہوا تھا۔ مرسل آتے رہے تو پھر یہ امت جو خیر الامم کہلاتی ہے۔ اور خیر الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن سے لٹک رہی ہے۔ کیونکر ایسی بدقسمت سمجھی جائے۔ کہ خدا تعالے نے صرف تیس برس اسکی طرف نظر رحمت کر کے اور آسمانی انوار دکھلا کر پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ اور اس امت پر اپنی نبی کی مفارقت میں صدہا برس گذر رہے۔ اور ہزارہا طور کے فتنے پڑے۔ اور بڑے بڑے زلزلے آئے۔ اور انواع و اقسام کی دجالیت پھیلی۔ اور ایک جہان نے دین متین پر حملے کئے یہ لوگ بھی تو بنی اسرائیل کی طرح ضعیف البنیان ہیں۔ اور یہودیوں کی طرح ان کے پودے بھی آسمانی آبپاشی کے محتاج ہیں۔ کیا اس کریم خدا سے ایسا ہو سکتا ہے۔ جس نے

اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمیشہ کے مفاسد کے دور کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ کیا ہم گمان کر سکتے ہیں۔ کہ پہلی امتوں پر تو خدا کا رحم تھا۔ اس نے تورات کو بھیجکر ہزارہا رسول اور محدث تورات کی تائید کے لئے دلوں کو بار بار زندہ کرنے کے لئے بھیجے۔ لیکن یہ امت موردِ غضب تھی۔ اس لئے اس نے قرآن کریم کو نازل کر کے ان سب باتوں کو بھلا دیا۔" (شہادت القرآن صفحہ ۴۵) آج عام مسلمانوں میں ایک ذہنی خلفشار اور قلبی بے چینی پائی جاتی ہے۔ اور اس کا اظہار

مسلمانان ہند کے امتحان کا وقت

از جناب چوہدری شیخ محمد صاحب سیال ایم اے ۔ ایم ۔ ایل ۔ اے

مسلسل اور پیہم قربانی فوری جوش کے ماتحت جان تک قربان کر دینے سے زیادہ مشکل ہے اور زیادہ مؤثر بھی۔ جس قسم کی جدوجہد اس وقت مسلمانان ہند کو درپیش ہے اس میں روحانی جرأت اور اخلاقی برتری جسمانی جرأت اور مادی دلیری سے زیادہ مفید ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ۔ اس لئے کئی دن سے میرے دل میں یہ تحریک ہو رہی تھی کہ مسلمان فی الحال بطور قدم اول کے تمباکو نوشی چھوڑ دیں اور ہر ایک مسلمان جس کی عمر ساٹھ سال سے کم ہے اس قربانی اور جہاد میں حصہ لے اس سے ایک تو ذلیل عادت سے نجات ہوگی۔ دوسرے حکومت ہند کے محکمہ ریونیو کو چھ کروڑ روپیہ سالانہ کا نقصان ہوگا۔ تیسرے اس سے ہماری آزمائش بھی ہو جائے گی۔ قرآن شریف میں آتا ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنی فوج سے کہا تھا کہ اللہ تعالےٰ تمہاری ایک ندی کے ذریعہ آزمائش کریگا جو شخص اس ندی کا پانی نہیں پیئے گا۔ وہ میرا ہے۔ اور جو پانی پیئے گا وہ میری جماعت کا آدمی نہیں ہے۔ پانی پینا بالکل جائز تھا۔ لیکن ایک وقتی آزمائش کے ماتحت پانی کا پینا منع کر دیا گیا تھا۔ لیکن تمباکو ایک منحوس اور مکروہ چیز ہے۔ اور بعض پرانی کتب میں اس کی سخت مذمت لکھی ہے۔ اس مکروہ اور مضر صحت اور دل کو کمزور کرنے والی چیز کو چھوڑ کر ہم جسمانی و اخلاقی اور روحانی اصلاح بھی کریں گے

اور مرکزی خزانہ میں قریباً چھ کروڑ روپے سالانہ ادا کرنے سے بچ جائیں گے۔ اس طرح ایک بہت بڑی رقم جو مسلمانان ہند سالانہ آگ میں جھونکتے اور اس کے عوض سستی اور بزدلی خریدتے ہیں۔ اس سے بھی نجات ہوگی

ہماری آزمائش اس امر میں ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ہم لوگ فی زمانہ اسلام کو اور مسلمانوں کو دوسروں کے جبر اور ظلم سے بچانے کے لئے اس قدر بھی قربانی نہیں کر سکتے کہ تمباکو نوشی چھوڑ دیں ۔ تو اس سے بڑی قربانی کی ہم سے توقع بے سود ہے۔ پنجاب میں سکھوں کی تعداد چالیس لاکھ کے قریب ہے اور یہ لوگ تمباکو نوشی نہیں کرتے۔ اور اس ذلیل عادت سے محفوظ ہیں۔ اور ان کی صحتیں اچھی ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس عادت کو ترک نہ کر سکیں۔ اگر ہم پاکیزگی اور طہارت کے پیش نظر اس عادت کو ترک کر دیں اور اس بات کو مد نظر رکھیں کہ آقائے دو جہاں رحمت للعالمین محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیاز اور بھل کی بو ناپسند فرماتے تھے ۔ اور آپؐ نے حکم دیا تھا ۔ کہ لوگ پیاز اور بھل کھا کر ہماری مساجد اور مجالس میں نہ آئیں ۔ تو آپ تمباکو نوشی کو بھی ضرور ناپسند فرماتے اس طرح اللہ تعالےٰ کی طرف سے اجر ملنے کی بھی امید ہے ۔

عرب ہائی کمیٹی کے ایک جلسہ کا منظر

قربانی ۔ اتحاد اور تنظیم کی ضرورت کا اظہار

السید جمال الحسینی سے ایک احمدی مبلغ کی ملاقات

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر احمدی مبلغ فلسطین)

جلسہ گاہ

عرب ہائی کمیٹی فلسطین نے مفتیٔ اعظم فلسطین الحاج امین الحسینی کے مصر میں داخلہ کی وجہ سے ہفتہ امین الحسینیؒ فلسطین میں منایا۔ اس ہفتہ کی غرض یہودیوں سے مقاطعہ اور عرب اراضی کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچانے کی تحریک کو تقویت دینا بیان کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں عرب لیڈر حیفہ میں وارد ہوئے اور مدرسۃ الوداد کے صحن میں جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ خاکسار بھی اس جلسہ میں شریک ہوا۔ جلسہ گاہ کی چار دیواری سے باہر ملٹری اور پولیس پہرے فرائض مستعدی سے سرانجام دے رہی تھی۔ عرب اخبار قردوش ۔ قاہرہ ۔ یافا ۔ بیروت دمشق ۔ بغداد کے جرائد کے نام لے لے کر اور السید جمال الحسینی کی آمد کی خبر دے کر راہگیروں کو جلسہ گاہ میں شامل ہونے کی دعوت دے رہے تھے۔ مفتی اعظم کا فوٹو سٹیج کی زینت بنا ہوا تھا ۔ جمعیۃ الکشاف یعنی سکاؤٹس اپنی خاص وردی میں ملبوس تھے۔ اور ان کی قطاروں نے سٹیج اور عرب لیڈروں کو محیط کیا ہوا تھا۔ جلسہ گاہ کے دروازہ پر ہر آنے والے کی باقاعدہ تلاشی لی جاتی تھی تاکہ کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ ہو لیکن افسوس حاضرین کے لئے بیٹھنے کا خاطر خواہ انتظام نہ

قادیان میں جائیداد کی خرید و فروخت

جو اصحاب قادیان اور اس کے گردو نواح میں زمین یا مکان وغیرہ خریدنا یا فروخت کرنا چاہیں وہ خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ انشاءاللہ اس میں انہیں ہر قسم کی سہولت اور حفاظت رہے گی

خاکسار مرزا بشیر احمد
قادیان

السنہ مشرقیہ کے امتحانات کے لئے ضروری اطلاع

گذشتہ ایک اعلان میں یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ نظارت تعلیم و تربیت کی منظوری سے خواہشمند احباب کو عربی اور فارسی کے بعض امتحانات کی تیاری کرانے کے لئے جامعہ احمدیہ کے ساتھ ملحقہ پرائیویٹ کلاسیں مولوی اور منشی فاضل کی کھولی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں مزید اطلاع دی جاتی ہے کہ یہ کلاسیں اب انشاءاللہ تعالےٰ یکم اکتوبر سے کھل جائیں گی۔ خواہشمند احباب داخلہ کے لئے درخواستیں بھیج دیں۔ اور جملہ معلومات دفتر جامعہ احمدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

تھا۔ (۲) اس کے مقابلہ میں قادیان ہمارے جلسوں کا انتظام کئی درجے اچھا ہوتا ہے۔ پھر سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ تھی۔ کہ تمام حاضرین نے سگریٹ کے دھوئیں سے جلسہ گاہ کی فضا کو مکدر کر دکھا تھا حتیٰ کہ جو لیڈر سٹیج پر تشریف فرما تھے۔ وہ بھی اس "محبوب و مرغوب شغل" میں برابر کی شرکت فرما رہے تھے۔

جلسہ کا آغاز

تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا افتتاح کیا گیا۔ اس کے بعد الدکتور یوسف ہیکل جو جیرمین یافا میونسپلٹی سٹیج پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور تقریریں شروع ہوئیں۔ لیکچرار کی تقریر جذباتی تھی۔ خطبا حاضرین و سامعین کے جذبات سے الفاظ مؤثرہ میں تاریخی واقعات بیان کر کے اپیل کر رہے تھے اور سامعین تالیوں اور نعروں سے زعماء عرب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ان کی تجاویز و افکار سے اتفاق کا اظہار کرتے تھے۔ تالیوں کی کثرت نے اس قدر شور و غوغا برپا کر دیا کہ پریذیڈنٹ کو مجبوراً اعلان کرنا پڑا اذ جوا اُن لا یکون التصفیق لبعد ذالک۔ یعنی امید کی جاتی ہے۔ کہ حاضرین اس کے بعد تالیاں نہیں بجائیں گے۔

تقریروں کا خلاصہ

ہر لیکچرار اپنی تقریر کا آغاز اللہ اکبر وللہ الحمد کے الفاظ سے کرتا۔ مسیحی عرب لیکچرار بھی بڑے جوش و خروش سے جذبات کو گرما رہے تھے۔ تمام تقاریر کا خلاصہ اور لب لباب جو چند الفاظ میں دیا جا سکتا ہے یہ ہے :- ارض فلسطین میں یہود کی آمد سے ہر عرب کی روح مغموم اور قلب مجروح ہے۔ ہماری کشتی امواج حوادث و مصائب میں ہچکولے کھا رہی ہے۔ فلسطین ہمارا ملک ہے جس کی زبان ہم بولنے والے ہیں تمام مقدس مقامات ہمارے قبضہ میں ہیں۔ یہود امریکہ کے بل بوتے پر کثرت سے وارد ہو رہے ہیں۔ اور ارض مقدس کو اپنے حیا سوز تمدن سے ناپاک کرنا چاہتے ہیں اس قسم کے المناک احوال میں ہماری آنکھوں سے رنج و غم کے آنسو بہ رہے ہیں۔ جن حوادثات سے آج ہم دوچار ہیں۔ انہوں نے ہمارے آرام و آسائش میں خلل اور رخنہ ڈال دیا ہے۔ عرب ہائی کمیٹی کے ممبر اس بات کی بقدر امکان کوشش کر رہے ہیں۔ اور ہم تلافی مافات کر کے فلسطین کو اپنا قومی ملک بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہود نامسعود کی نوک زبان بڑے طمطراق سے "فلسطین ہمارا قومی وطن ہے" کا راگ الاپ رہی ہے۔ ہم ایسی زبانوں کو کاٹ دیں گے۔ اور ہم استقلال اور بہادری سے ان کا مقابلہ کریں گے۔ تاکہ ہمارے کان اس دردناک راگ سے نا آشنا ہو جائیں۔ یہود کی فلسطین کی طرف حریصانہ نگاہیں ہمارے احساسات و جذبات کا خون کر رہی ہیں۔ اے محمد بن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی امت! بانیٔ اسلام کی سیرت مبارک کے اوراق میں استقلال جیسی مبارک روح کار فرما نظر آتی ہے یہی وہ استقلال تھا جس نے متکبر زعماء قریش کو مجبور کر دیا تھا۔ کہ وہ اپنی گردنیں محمد معظم کے یتیم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے جھکا دیں۔ ہاں وہ محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) جس کو کارلائل جیسا انسان ایک بم کے گولہ سے تشبیہ دیتا ہے جو جزیرہ عرب میں پھٹا۔ اور جس کی چنگاریوں کے اثرات تمام دنیا میں پھیل گئے۔ اگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ننھی سی ایڑی کی رگڑ ایک چشمہ "زمزم" نکال سکتی ہے۔ تو کیا ہماری متحدہ کاوش و پورش ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں کر سکتی؟ حاضرین نے بلند آواز سے کہا۔ بلی و نحن ایضاً من الفائزین۔ ہاں اور یقیناً ہم بھی کامیاب ہو کر رہیں گے۔

عالمگیر شہرت رکھنے والے اسلامی جرنیلوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا۔ ہم میں ہی حضرت خالد بن ولید رضؓ حضرت ابو عبیدہ رضؓ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عکرمہ رضؓ ہوئے یہ تاریخی اور مشہور نام ہمیں اپنے فرائض کی طرف متوجہ کر رہے ہیں۔ اور یہ وہ مقدس ہستیاں ہیں۔ جن کے جلیل القدر کارناموں سے تاریخ کے صفحات سنہری حروف سے لکھے ہوئے ہیں۔ تم لوگ اب خواب خرگوش سے چونک کر ہوش میں آجاؤ۔ تمہاری کشتی خطرناک ورطہ میں گرفتار ہے۔ اور یہ کشتی ہمارے عزائم و مساعی سے ہی غرق ہونے سے محفوظ رہ سکتی ہے۔

خواتین کو خطاب کرتے ہوئے کہا گیا۔ کہ تم اپنے وسعت خیال کو تیرہ سو برس پیچھے لے جاؤ۔ اور حضرت خنساء کے بیٹوں جیسے بیٹے پیدا کرو۔ اب زبانی جمع خرچ اور باتوں کا وقت نہیں رہا۔ جو کہتے ہو وہ کر کے دکھاؤ۔ ہماری منزل بعید نہیں۔ یہ سب کچھ ہو گا۔ صرف عمل کی ضرورت ہے۔

السید جمال الحسینی کا لیکچر

سب سے آخری لیکچر السید جمال الحسینی صاحب کا تھا۔ اہل حیفا لیڈر کی تقریر سننے کیلئے بیتاب تھے۔ جونہی آپ کی مصری ٹوپی سٹیج سے اٹھتی ہوئی نظر آئی۔ حاضرین نے باوجود منع کرنے کے تالیوں اور نعروں سے خوش آمدید کہتے ہوئے شور مچایا۔ "جمعیۃ الموسیقی" نے موسیقی میں اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ آغاز تقریر میں آپ نے خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا آج ہمارا محبوب لیڈر اور دنیائے عرب کی سٹیج کا سب سے بڑا ہیرو الحاج امین الحسینی اس وقت شاہ فاروق کا مہمان ہے۔ اور ہم شاہ فاروق کی اس خدمت اور ضیافت کو فراموش نہیں کر سکتے۔ ملوک اسلام میں آپ خاص امتیازی شان اور درجہ رکھتے ہیں۔ اور آپ آڑے وقت میں مدد کرنے والے ثابت ہوئے ہیں۔ ہم شاہ موصوف کے لئے دعا گو ہیں حاضرین نے "یعیش یعنی ملک فاروق زندہ باد" کے الفاظ سے تائید کی۔

السید جمال الحسینی ٹھہر ٹھہر کر بول رہے تھے ان کا ہر لفظ اپنے اندر قوت اور شوکت رکھتا تھا۔ آپ نے دوران تقریر میں کہا کہ یہ وقت کی تیز رفتار سوئیاں بڑی سرعت سے محو گردش ہیں۔ گذرے ہوئے لمحات حیات کا خیال چھوڑ دو۔ اور اختلافات یک قلم ترک کر دو۔ یہ صرف التنظیم۔ التنظیم کا خواہاں ہوں۔ تمام اسلامی دنیا ہمارے ساتھ ہے فلسطین کے عربوں کو اپنے فرائض کا خیال رکھنا چاہیئے۔ صیہونیت کا قطعی بائیکاٹ کر دو۔ اپنا پیسہ ان کی جیب میں نہ ڈالو اپنی اراضی بالکل یہود کے ہاتھ فروخت نہ کرو۔ زمینوں کے ایجنٹوں کے خلاف متحدہ بلورش کرو۔ اور ان کو اس کام سے روک دو۔ ہمیں اخراجات کیلئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ جونہی آپ نے یہ فقرہ کہا اہل حیفہ نے فلسطینی پاونڈ کی بارش شروع کر دی۔ کئی اشخاص سابقہ پروگرام کے مطابق روپیہ لینے کے لئے متعین تھے بعض اسماء لکھنے پر مقرر تھے ایک شخص چندہ دینے والوں کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا۔ غرض ایک شور برپا ہو گیا۔ میری آنکھوں نے یہ منظر دیکھا۔ مگر جو منظر میں نے قادیان میں گزشتہ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر دیکھا وہ فراموش نہیں ہو سکتا۔ حیفہ کے اس جلسہ میں بیٹھے ہوئے اپنے آپ کو تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں پایا جس میں اپنے محبوب امام کی آواز پر خالص دینی اغراض کی خاطر ہر احمدی اپنی جیب خالی کر رہا تھا اور کئی وعدے لکھوا رہے تھے چنانچہ آنا فاناً ایک رقم خطیر جمع ہو گئی۔

السید جمال الحسینی صاحب سے ملاقات

سورج کی ٹکیہ غائب ہو چکی تھی۔ حی علی الصلوٰۃ کی آواز کانوں میں گونج رہی تھی۔ مگر بجائے مسجدوں کی طرف جوق در جوق قہوہ خانوں اور ہوٹلوں میں قہوہ نوشی اور سگرٹ نوشی کیلئے داخل ہو رہے تھے خاکسار اژدہام میں سے گذرتا ہوا ... جمعیۃ الشبان ... کے دفتر ... کے پاس پہنچا۔ السید جمال الحسینی صاحب سے ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا میں آپکو دریافت کر کے اطلاع دیتا ہوں۔ السید جمال الحسینی صاحب ...

اعلان نکاح

مسماۃ امت الرشید بنت محمد نذیر خان کا نکاح مکرمی یعقوب خان کے پسر حبیب اللہ خان ساکن نادون کے ساتھ مورخہ ۹-۲۲ کو مسجد مبارک میں ایکہزار روپیہ حق مہر پر مکرمی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اسے بابرکت کرے۔

(یعقوب خان)

نظام نو انگریزی پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا
دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا

اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا گذشتہ موجودہ اور مستقبل بتلایا گیا ہے اور دوسرے ایسے تبلیغی مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے جس سے تمام جہان کے انگریزی دان طبقہ پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت و فوقیت ظاہر ہو سکتی ہے۔ قیمت چار آنے ایکروپیہ کے پانچ معہ محصولڈاک۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جا سکتی ہیں نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا ہے۔ اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اسمیں خیال رکھا گیا ہے قیمت فی شیشی ۷/ روپے سات روپے علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ھمدرد نسوال (اٹھرا کیلئے) دواخانہ خدمت خلق قادیان سے طلب فرمائیں۔ جس میں مشک درجہ اول ایرانی زعفران وغیرہ بیش قیمت اجزاء شامل ہیں۔ قیمت مکمل کورس ۲۰ عنہ اور فی تولہ عا ر۔

موٹر سائیکلیں خریدئیے

ہمارے ہاں سیکنڈ ہینڈ مگر بہت اچھی حالت میں بی ایس۔ اے اور نارٹن موٹر سائیکلیں اور ان کے پرزہ جات مل سکتے ہیں۔ بی۔ ایس۔ اے کی قیمت ۸۰۰/ اور نارٹن کی ۱۰۰۰/ ، جوریٹ ڈلیوری ہے خواہشمند احباب آرڈر کے ساتھ ۲۵/ فیصدی ایڈوانس بھیج دیں۔

امیر الدین اینڈ کمپنی مرچنٹس پوسٹ آفس جورہٹ (آسام)

GOVERNMENT OF INDIA

DISPOSALS

Machine Tools For Sale

Machine Tools consisting principally of Lathes, Drilling Machines, Shaping Machines, Slotting Machines, Milling Machines, Grinders, etc. are now available for sale by the Directorate General of Disposals.

The stores are described in Catalogue 1A, and in Section CPM of Second Catalogue. The former can be seen in the offices of the Regional Commissioners at Bombay, Calcutta, Lahore, Cawnpore, Karachi and Madras, and the latter is on sale in the same offices and by all important Chambers of Commerce and Trade Associations in India.

Machine Tools will be sold at fixed fair prices, and as the quantity available is limited, intending purchasers should notify their requirements to the Central or Regional offices of the Directorate General of Disposals quoted in the Catalogues.

Department of Industries
AC 113

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار سیلنگ فین اور ٹارچز تیار ہوتی ہیں جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگریونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکاندار سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔

(منیجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ ۲۲ ستمبر۔ آج تین جگہ آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ دو اشخاص کو چھرا گھونپا گیا۔ اس سلسلے میں متعدد اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

برلن ۲۲ ستمبر۔ روسی فوجی حکام نے روسی اخبارات کے نامہ نگاروں کو اس بنا پر واپس آ جانے کا حکم دیدیا ہے کہ ان کے ساتھ برطانوی مقبوضہ علاقہ میں نامناسب سلوک کیا گیا ہے۔

نیویارک ۲۲ ستمبر۔ سیکورٹی کونسل میں تین ہفتوں کے بعد یونان کے متعلق بحث ختم ہو گئی۔ یوکرین کے نمائندہ کا یہ الزام مسترد کر دیا گیا کہ یونان کی پالیسی جارحانہ ہے جو امن عالم کے لئے خطرناک ہے۔

نئی دہلی ۲۳ ستمبر۔ آج صبح پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگرس کا جھنڈا لہراتے ہوئے ایک تقریر کی جس میں آپ نے کہا۔ ہم ایسے وقت میں یہاں اکٹھے ہوئے ہیں جبکہ ہندوستان کی تاریخ کا ایک نیا باب شروع ہوا ہے ہمیں ہر وقت اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہم چالیس کروڑ اشخاص کی آزادی اور فارغ البالی کے لئے جد وجہد کر رہے ہیں۔ ہمیں عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنا ہے۔ اور ہندو مسلم اتحاد قائم کرنے کے لئے ہر ممکن جد وجہد کرنی ہے۔ پنڈت نہرو کی تقریر کے دوران میں اڑھائی سو اچھوتوں نے آپ کے خلاف مظاہرہ کیا۔ پولیس نے انہیں منتشر کر دیا۔

نئی دہلی ۲۳ ستمبر۔ حکومت ہند کے خوراک ممبر ڈاکٹر راجندر پرشاد آج ۸ بجے شام انگریزی میں اور کل ۸ بجے شام اردو میں تقریر کریں گے۔ یہ آل انڈیا ریڈیو سٹیشن سے نشر کی جائیں گی۔

گورکھپور ۲۳ ستمبر۔ کل رات گورکھپور سے ۱۰۵ میل دور رگھا نٹیا وارڈ لکھنؤ ایکسپریس پٹڑی سے اتر گئی۔ جس کی وجہ سے ۱۴ مسافر ہلاک اور بیس مجروح ہو گئے۔ ضروری ڈاکٹری سامان پر مشتمل ایک گاڑی آج انکی مدد کے لئے روانہ ہو گئی ہے۔

کلکتہ ۲۳ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں چھرا گھونپنے کی ۲۳ وارداتیں ہو گئی ہیں۔ سات اشخاص کی حالت نازک ہے۔

بنارس ۲۲ ستمبر۔ بنارس ہندو یونیورسٹی نے متفقہ طور پر مہاراجہ صاحب کشمیر کو اپنا چانسلر مقرر کیا ہے۔

بنارس ۲۳ ستمبر۔ بنارس یونیورسٹی نے ہوابازی کی ٹریننگ کے لئے ایک سیکشن کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بمبئی ۲۳ ستمبر۔ شہر کی حالت نسبتاً بہتر ہے۔ گذشتہ بارہ گھنٹوں میں کوئی واردات نہیں ہوئی۔ وزیر اعظم بمبئی آج بذریعہ طیارہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں شمولیت کے لئے دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۳ دسمبر۔ عبوری حکومت میں شمولیت کے متعلق ابھی تک مسلم لیگ نے کوئی معین فیصلہ نہیں کیا۔ وائسرائے ہند کے پرائیویٹ سیکرٹری کا ایک مکتوب مسٹر جناح کو ملا ہے جس میں گروپنگ کے متعلق بعض امور کی مزید تشریح کی ہے مسلم لیگی حلقوں کا خیال ہے کہ مسٹر جناح ان دنوں مندرجہ ذیل چار امور کے متعلق خاص طور پر غور کر رہے ہیں (۱) عبوری حکومت میں ایک نیشنلسٹ مسلمان کا تقرر (۲) عبوری حکومت میں محکمہ جات کی تقسیم (۳) اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے طریق (۴) عبوری حکومت میں وائس پریذیڈنٹ کا تقرر

کلکتہ ۲۳ ستمبر: آل انڈیا ہندو مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹی نے ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں نئی عبوری حکومت کی تشکیل پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے وائسرائے اور وزارتی مشن کو مبارکباد دی گئی ہے اور کہا گیا ہے۔ کہ کانگرس نے حکومت کی باگ ڈور سنبھال کر نہایت عقلمندی اور دور اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ نیز کانگرس سے توقع کی گئی ہے۔ کہ وہ ہندو قوم کے مفاد کا ہمیشہ خیال رکھے گی۔

نئی دہلی ۲۳ ستمبر۔ کل نیشنلسٹ مسلمانوں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اس میں جمعیۃ العلمائے ہند، مجلس احرار، مومن کانفرنس مسلم مجلس اور انجمن وطن بلوچستان کے نمائندے شامل ہوئے۔

کراچی ۲۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سندھ اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے مسلم لیگ کے امیدواروں کی نامزدگی کا فیصلہ مسلم لیگ کا سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کریگا جو اگلے ماہ کراچی روانہ ہو جائیگا۔

لاہور ۲۳ ستمبر۔ مسلم لیگ کے لیڈر راجہ غضنفر علی خان نے ایک تقریر میں کہا مسلم لیگ کا ڈائرکٹ ایکشن ہندوؤں یا سکھوں کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ انگریزوں کے خلاف ہے۔ آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ کانگرس نے برطانوی ملوکیت پرستی کے ہاتھوں میں کھیلنا شروع کر دیا ہے۔

لاہور ۲۳ ستمبر: آج چار صد مسلم لیگی رضاکاروں کی ایک میٹنگ بند کمرے میں منعقد ہوئی۔ جس میں ڈائرکٹ ایکشن کے پروگرام پر گہرا غور و خوض کیا گیا۔ مرکزی کمیٹی آف ایکشن کے رکن خواجہ ناظم الدین بھی اس میں شامل ہوئے اور تقریر کی۔ آج صوبائی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا بھی جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت خان افتخار حسین ممدوٹ نے کی۔

واشنگٹن ۲۲ ستمبر۔ کھیتی باڑی کے محکمہ کی طرف سے اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ آئندہ سال دنیا کی غذائی صورت حالات میں کافی اصلاح ہو جائے گی۔ کیونکہ چاول کی فصل میں دس فی صدی زیادتی کی امید ہے۔ یہ زیادتی زیادہ تر ایشیائی ممالک میں ہوگی۔ اس کے علاوہ آلوؤں کی فصل بھی نسبتاً اچھی رہے گی۔

بمبئی ۲۳ ستمبر:۔ دو دنوں کے امن کے بعد پھر فرقہ وارانہ فضا مکدر ہو گئی ہے دو اشخاص کو چھرا گھونپا گیا۔ جس کی وجہ سے عوام میں پھر اضطراب پیدا ہو گیا ہے

احمد آباد ۲۲ ستمبر: کل شہر میں امن رہا تھا۔ لیکن آج چھرا گھونپنے کی دو وارداتیں ہو گئی ہیں

نئی دہلی ۲۳ ستمبر:۔ آج آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس پنڈت نہرو کی صدارت میں شروع ہوا۔ عبوری حکومت میں شرکت کے متعلق ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کو منظور کرنے کی قرارداد بھاری اکثریت سے منظور ہو گئی۔ صرف بارہ ممبروں نے اس کی مخالفت کی۔ یہ قرارداد مولوی ابوالکلام آزاد نے پیش کی۔ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں کہا۔ ہمارے آج کے فیصلے ملک کی تاریخ پر گہرا اثر ڈالیں گے۔ آپ نے اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ نئی عبوری حکومت میں ہمارے اختیارات بہت حد تک محدود ہیں